ناولز کلب
زائرہ
تحریم صدیقی
حیانور Creation
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

زائرہ

از قلم

تحریم صدیقی

www.novelsclubb.com

~○(زائرہ)○~

از قلم تحریم صدیقی

کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی تو اس نے موبائل سکرین سے چہرہ اوپر اٹھایا۔ سکرین کی روشنی اسکی آنکھوں کو مزید چمکا رہی تھی۔ اس نے موبائل فون تکیے پر رکھا اور دروازے کی طرف بڑھی۔

"جی امی؟ کوئی کام ہے؟" اس نے شائستگی سے پوچھا۔

"چائے بنادو۔"

"ٹھیک ہے۔ میں پانچ منٹ تک کچن میں چلی جاؤں گی۔" آہستگی سے کہتے ہوئے وہ واپس بستر کی طرف چل دی اور موبائل فون اٹھالیا۔ سکرین پر پانچ میسیجز کا نوٹیفیکیشن جگمگا رہا تھا۔ اس نے واٹس ایپ چیٹ اوپن کی اور میسج لکھنے لگی۔ "مجھے کچھ کام ہے۔ بعد میں بات ہو گی۔" ساتھ ایک سمائلی والا ایموجی اور سینڈ کا بٹن دبا دیا۔ سامنے والے کا جواب دیکھے بغیر اس نے فون آف کر دیا اور کچن کی طرف چل دی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ٹرے میں چائے کے کپ سجائے اس نے لان کی طرف قدم بڑھا دیے جہاں اسکی فیملی کے ساتھ ماموں کی فیملی بھی موجود تھی۔ سب کو چائے سَرو کرنے کے بعد وہ اپنا کپ اٹھائے سب سے آخری کرسی پر بیٹھ گئی۔

"چائے تو بہت اچھی بنائی ہے۔ دیکھنا یہ اپنے سسرال میں بھی کامیاب ہوگی۔" ممانی نے تبصرہ کیا۔

"صرف چائے ہی اچھی بناتی ہے۔ باقی گھریلو کاموں میں اتنی ماہر نہیں ہے۔" امی ہنسیں۔

"کیا کامیابی کا معیار اچھی چائے بنانا ہے؟ یعنی جس عورت کو گھر کے کام آتے ہوں گے وہی کامیاب ہوگی؟" اس نے سوال کیا۔

"زائرہ! زیادہ فضول سوال مت کرو۔ جب سے اس لڑکی کا داخلہ یونیورسٹی میں کروایا ہے اس کی زبان زیادہ چلنے لگی ہے۔" امی نے درشتی سے کہا۔

"زبیدہ! زائرہ ابھی بچی ہے اس کو کیوں ڈانٹ رہی ہو۔" ماموں نرمی سے بولے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

”میں نے صرف ایک سوال کیا ہے۔آپ جواب نہیں دینا چاہتیں تو آپ کی مرضی۔“اس نے کندھے اچکائے لیکن اس کے دل میں کئی سوال جنم لے چکے تھے۔مگر وہ جانتی تھی کہ امی سے سوال کرنا گویا ذلیل ہونا تھا اس لیے مصلحتاً خاموش رہی۔

مہمانوں کے جانے کے بعد زائرہ نے برتن سمیٹ کر کچن میں رکھے اور اپنے کمرے کی طرف بڑھنے لگی جب امی کی آواز نے اس کے قدموں کو روکا۔

”زائرہ!لاؤنج کو صاف کر کے سونا۔“

”آپ ہارون سے کہہ دیں۔“

”ہارون کو کیوں کہوں؟یہ لڑکیوں کے کرنے کے کام ہیں۔“سخت لہجے میں جواب دیا گیا۔

”اور یہ کس کتاب میں لکھا ہے کہ یہ کام صرف لڑکیاں کریں گی۔مجھے بھی اس کتاب کا نام بتادیں جہاں جنس کے حساب سے کاموں کے تفریق کی گئی ہے۔“سادے سے لہجے میں ایک سوال کیا گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میرا بس نہیں چل رہا کہ میں تمہارے منہ پر تھپڑ مار دوں۔" وہ جھپٹنے کے انداز میں زائرہ کی طرف بڑھیں اور اس نے احتیاطاً دو قدم پیچھے لیے۔

"امی میں صرف اتنا کہہ رہی ہوں کہ لاؤنج ہارون نے بکھیرا ہے اس سے کہہ دیں وہ سمیٹ دے گا۔ صرف لڑکا ہونے کی وجہ سے اس پر گھر کے کام حرام تو نہیں ہو گئے۔" وہ منت بھرے تھکے ماندے لہجے میں کہنے لگی۔

"میری غلطی ہے جو تمہیں کام کہہ دیا۔ میں خود سمیٹ لوں گی۔ اب تم مجھے نظر نہ آنا۔" زور سے کہتے ہوئے وہ پیر پٹختے آگے بڑھ گئیں اور وہ بوجھل قدموں سے چلتی کمرے میں آ گئی۔

"کیا امی ہارون کو کام نہیں کہہ سکتیں؟ کیا سارے کام میری ذمہ داری ہیں؟ صرف لڑکی ہونے کی وجہ سے سب گھریلو کام مجھ پر فرض تو نہیں ہو گئے؟" اس نے خود کلامی کی۔

کپڑے بدل کر واپس آئی تو نوٹیفیکیشن ٹون نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا۔ اس نے جلدی سے فون اٹھایا اور میسجز اوپن کیے۔ اس کے آخری میسج کے بعد سامنے والے نے ڈھیروں میسجز کیے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں انتظار کروں گا۔ تم کام کر لو۔"

"ابھی تک فری نہیں ہوئی؟"

"میں تمہارے بغیر بور ہونے لگتا ہوں۔"

"یہ تم مجھے جان بوجھ کر نخرے دکھاتی ہو نہ۔ گھنٹوں گھنٹوں میرا میسج سین نہیں کرتی۔" ساتھ میں رونے والا ایموجی۔

ہر میسج پڑھتے ہوئے زائرہ کے چہرے پر رونق بحال ہونے لگی اور اسکی آنکھیں چمکیں۔

"میں واپس آگئی ہوں۔" اس نے مسکراتے ہوئے میسج لکھ کر سینڈ کر دیا۔ سامنے والے نے فوری طور پر میسج دیکھ لیا اور جواباً کچھ لکھنے لگا۔ گویا وہ زائرہ کے انتظار میں موبائل سے چپکا بیٹھا تھا۔

"فائنلی! میرے واٹس ایپ میں چاند نکل آیا۔" سامنے والے نے ریپلائی کیا۔

"کتنی لڑکیوں کو یہ میسج کرتے ہو؟ مسٹر ارحم!" اس نے مسکراتے ہوئے ٹائپ کیا۔

"تمہیں مجھ پہ شک ہے؟"

"شک نہیں یقین ہے۔"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میسجز کا یہ سلسلہ اب کافی دیر تک چلنے والا تھا۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ زائرہ ایک ایسی دنیا میں وقت گزارے گی جہاں تلخیاں نہیں تھیں، صرف میٹھی باتیں تھیں۔

وہ یونیورسٹی آئی تو کافی فریش تھی۔ آج صرف دو کلاسز تھیں اس لیے وہ فارغ ہو کر کینٹین کی طرف چل دی۔ یونیورسٹی میں اس نے دوست نہیں بنائے تھے کیونکہ یہاں ہر کوئی دوستی کے نام پر ایک دوسرے کو صرف دھوکہ دے رہا تھا۔ اس لیے بہتر تھا کہ انسان اکیلا رہے۔

کینٹین میں زائرہ کے لیے ایک سرپرائز منتظر تھا کیونکہ وہاں اس کا بیسٹ فرینڈ ارحم موجود تھا۔

''ارحم قریشی اور یہاں؟'' وہ حیرت اور خوشی کے ملے جلے تاثرات لیے اسکی جانب بڑھی۔

''زائرہ شیخ سے ملنے آیا تھا۔ مگر وہ کہیں نظر نہیں آرہی۔'' اس نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

''اگر میرے جیسی خوبصورت لڑکی تمہیں نظر نہیں آرہی تو تم اپنے اس نظر کے چشمے کو کوڑے میں پھینک دو۔'' وہ طنزیہ کہتے ہوئے پاس رکھی کرسی پر بیٹھ گئی۔

سیاہ آنکھیں؛ بقول زائرہ کے جو دھوپ میں بھورے رنگ کی نظر آتی تھیں، کندھے سے تھوڑے نیچے آتے سیاہ بال، گندمی صاف رنگت اور درمیانہ قد۔ وہ لوگوں کی نظروں کا محور تو

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نہیں تھی لیکن جو ایک بار اسے دیکھ لیتا تھا وہ اسے یاد ضرور رکھتا تھا۔ وہ خوبصورت نہیں تھی، لیکن ذہین ضرور تھی۔ اسے اپنی باتوں سے لوگوں کا دل جیتنا آتا تھا اور جو کوئی اس سے ملتا وہ اس سے متاثر ضرور ہوتا تھا۔

"دراصل تمہارے حسن کی روشنی نے میری بصارت متاثر کر دی ہے۔" وہ ہنسا۔

"اس بات سے میں اختلاف نہیں کر سکتی۔"

"اور سناؤ سب کیسا جا رہا ہے؟"

"معلوم نہیں۔ ایسا لگتا ہے زندگی کسی چکر کی طرح گھوم رہی ہے اور میں اس چکر سے باہر نہیں آ رہی۔ ذہن میں روزانہ نئے سوالات اٹھتے ہیں لیکن کوئی ان کے تسلی بخش جواب نہیں دیتا۔"

"میں کوشش کر سکتا ہوں۔ تم سوال کرو۔"

"کیا عورت کی کامیابی کا معیار صرف گھریلو کاموں میں سگھڑ ہونا ہے؟"

"یہ ہر انسان کی سوچ پر منحصر ہے۔ چھوٹی سوچ کا انسان کہے گا کہ عورت صرف کچن میں اچھی لگتی ہے۔ لیکن ایک سمجھ بوجھ رکھنے والا انسان کہے گا کہ عورت کا اپنا ایک مقام اور عزت ہے۔ اور وہ مقام گھریلو کام کرنے سے نہیں تعلق نہیں رکھتا۔ اور عورت کی کامیابی کا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

معیار وہ ہے جو عورت خود طے کرے۔ کچھ عورتوں کے لیے کامیابی کا مطلب ایک اچھی بیوی بننا، بچے پالنا اور گھر کے کام کرنا ہے۔ جبکہ کچھ عورتوں کے لیے کامیابی کا مطلب ایک کیریئر لائف اور مالی خود مختاری ہے۔"

"لیکن اکثر ورکنگ وومن کو اس لیے عزت نہیں دی جاتی کیونکہ وہ گھر کے کام نہیں کرتیں۔"

"اگر عزت کا تعلق گھر کے کام کرنے سے ہے تو اس حساب سے تو سب سے زیادہ بے عزتی کے حقدار وہ مرد ہیں جو اٹھ کر ایک گلاس پانی بھی نہیں پیتے۔"

"لیکن لڑکوں اور لڑکیوں کے لیے پیمانے الگ ہیں؟" ایک اور الجھا ہوا سوال۔

"نہیں زائرہ، پیمانے الگ نہیں ہیں۔ ہم انسانوں نے اور ہمارے معاشرے نے پیمانے الگ کر دیے ہیں۔ خاص کر ہمارے گھروں میں بیٹیوں کو سگھڑ کرنے اور تمیز سکھانے میں پوری عمر گزار دی جاتی ہے لیکن اپنے بیٹوں کو کاہل اور کام چور بنا دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ ہل کر پانی بھی نہیں پیتے۔ تفرقے بازی تو گھر سے شروع ہوتی ہے جو نسل در نسل بڑھتی جاتی ہے۔"

"ارحم! میں یہ سب کیسے بدلوں۔ مجھے لگتا ہے میں اس معاملے میں بے بس ہوں۔ گھر والے میری بات سنتے ہی مجھ پر چلانے لگ جاتے ہیں۔ میں کیا کروں؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم نے صرف ایک کام کرنا ہے۔جب تمہارے بچے ہوں گے تو اپنے بیٹا اور بیٹی دونوں کو گھر کے کام سکھانا،دونوں سے برابر کے کام کروانا اور صرف جنس کی بنیاد پر تفرقہ نہ کرنا۔تاکہ تمہاری بیٹی کا ذہن تمہاری طرح نہ الجھے۔"

"کیا اس طرح سب ٹھیک ہو گا؟"

"سب کا تو نہیں پتا لیکن تمہاری الجھنیں ختم ہو جائیں گے۔جو حقوق تم اپنے لیے حاصل نہیں کر سکیں وہ اپنی بیٹی کو ضرور دلوانا۔اس طرح تمہارے بچوں کی اگلی نسل بھی اس تفرقے سے پاک ہو جائے گی۔"

ارحم بہت سکون سے زائرہ کے دل و دماغ کی الجھنیں ختم کر رہا تھا۔ایک ارحم ہی تو تھا جو زائرہ کی ہر بات کو سنتا تھا اور اس کے ہر سوال کا جواب دیتا تھا اس کے علاوہ باقی سب زائرہ کے سوالوں کو فضول اور بیوقوفانہ قرار دیتے تھے۔مگر حقیقت تو یہ ہے کہ کوئی سوال فضول یا بیوقوفانہ نہیں ہوتا بلکہ اسکا جواب دینے والا فضول یا بیوقوف ہوتا ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہارون! تم نے میرے نئے جوتے خراب کر دی ئے۔" زائرہ اپنے سفید جوگرز اٹھائے لاؤنج میں آئی جہاں ہارون صوفے پر لیٹا ٹی-وی دیکھ رہا تھا۔ہارون نے نظر اٹھائے ان جوگرز کو دیکھا جن پر جگہ جگہ دھبے لگے ہوئے تھے اور واپس اپنے کام میں مشغول ہو گیا۔

"جواب دو!" وہ غصے سے بولی۔

"جاؤ میں تمہارے منہ نہیں لگتا۔" ہارون نے ناک سے مکھی اڑائی اور زائرہ نے اس بات پر ٹی-وی کا سوئچ نکال دیا۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے!" وہ طیش کے عالم میں صوفے سے اٹھا۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے!" زائرہ نے اپنے جوگرز اسکی آنکھوں کے سامنے لہرائے۔

تھوڑی دیر میں لاؤنج کسی دنگل کا منظر پیش کر رہا تھا۔سارے کشن فرش پر بکھرے ہوئے تھے، پھولوں کا ڈیکوریشن پیس ٹیڑھا ہو چکا تھا اور وہ دونوں اس سب کے درمیان بحث و بحث ہو رہے تھے۔شور سن کی امی بھاگی ہوئی آئیں۔

"تم اپنی اوقات میں رہو۔" ہارون دھاڑا۔

"تم بھی میری چیزوں سے دور رہو۔" زائرہ بھی برابر کا چیخی۔

www.novelsclubb.com

"زائرہ! یہ تم کس ٹون میں بات کر رہی ہو۔" امی نے مداخلت کی۔

"آپ نے ہارون کی ٹون نہیں دیکھی؟"

"تم مجھ سے صرف اپنی بات کرو۔اتنا چیخ رہی ہو، پورے محلے میں آواز جا رہی ہو گی۔" وہ چیخیں۔

"اس ہارون کو بھی کہیں نہ! اس کی آواز بھی باہر جا رہی ہو گی۔"

"تم میرا نام مت لو۔" ہارون دوبارہ دھاڑا۔

"تم آواز نیچی کرو۔" زائرہ بھی دھاڑی اور امی نے ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پر رسید کر دیا۔

"لڑکیوں کی آواز اتنی اونچی نہیں ہونی چاہیئے۔" وہ اسے جھنجھوڑتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"اس لڑکا لڑکی کے فرق سے باہر آ جائیں۔وہ چیخ سکتا ہے لیکن میں نہیں۔ایسا کریں آپ میرا گلا ہی گھونٹ دیں۔" وہ روتے ہوئے کہنے لگی۔اس سے پہلے کہ امی کوئی جواب دیتیں وہ بھاگتے ہوئے کمرے میں گئی اور کنڈی لگا لی۔

آج یونیورسٹی سے آف تھا اس لیے وہ ابھی تک بستر میں پڑی تھی۔ شاید کل والے تھپڑ کا بھی شدید غم تھا جو وہ ابھی تک کمرے میں بند تھی۔ رات کا کھانا اس نے کھایا نہیں تھا اور ابھی بھی اس کے دل میں کھانے کی کوئی خواہش نہیں تھی۔ وہ بے دلی سے لیٹ کر کمرے کی چھت کو گھور رہی تھی جب اس کے دروازے پر دستک ہوئی لیکن اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ ایک بار پھر دستک ہوئی لیکن اس بار زبیدہ بیگم کی آواز بھی آئی۔ ”میں نے کھانا لگا دیا ہے۔ آ جاؤ کھانا کھاتے ہیں۔“

”ایک تو یہ پاکستانی والدین آپ سے معافی نہیں مانگ سکتے۔ بس تلافی کے لیے کھانے اور چائے کی آفر کروا دیتے ہیں۔“ اس نے دل میں سوچا مگر جواباً کچھ نہیں کہا۔

”میں نے تمہارا پسندیدہ بھنڈی گوشت بنایا ہے۔“ دروازے کے پار سے دوبارہ آواز ابھری۔

”آپ کا بنایا گیا بھنڈی گوشت اس تھپڑ کی تلافی نہیں کر سکتا۔“ اس نے سوچتے ہوئے ٹھنڈی آہ بھری اور آنکھیں موند لیں۔ باہر جانے اور سب سے ملنے کی ہمت اس میں باقی نہیں تھی۔

چند ساعتیں گزری تھیں کہ اس کے موبائل پر کسی کی کال آنے لگی۔ اس نے کال اٹینڈ کی اور کان سے فون لگا لیا۔ دوسری طرف سے آوازیں ابھر رہی تھیں اور وہ انہیں سن رہی تھی۔ لیکن تھوڑی دیر بعد وہ کل کی ساری روداد اسے سنانے لگی۔ آخر دل کا بوجھ ہلکا کرنے کے لیے بھی تو

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کوئی انسان چاہیے ہوتا ہے جو تحمل سے بغیر جج کیے آپ کو سُن لے۔اور زائرہ کی زندگی میں ایسا ایک ہی شخص تھا۔ارحم قریشی۔

لیکن یہ ارحم قریشی کون ہے؟اس کا زائرہ سے کیا تعلق ہے؟ یہ سب جاننے کے لیے ہم ڈیڑھ سال پیچھے چلتے ہیں جب زائرہ گیارہویں جماعت کی طالبہ تھی اور ارحم بارہویں جماعت میں زیرِ تعلیم تھا۔اس دوستی کا آغاز ہوا ایک میسج سے،انسٹا گرام کے میسج سے۔زائرہ اور ارحم،دونوں نے ایک انسٹا پیج جوائن کیا تھا اور ایک دن ارحم کو انسٹا سجیشن میں زائرہ کی آئی-ڈی نظر آئی۔

"Not_your_zaira"یوزر نیم پر نظر جاتے ہی اس نے آئی-ڈی پر کلک کیا۔

"And in our silence, we hide loudest of words........"

(اپنی خاموشی میں ہم سب سے زیادہ زوردار آواز کے الفاظ چھپاتے ہیں۔)

آئی-ڈی کے باؤ(bio)والے خانے میں لکھے گئے اس جملے نے ارحم کے دل میں تجسس پیدا کیا اور وہ زائرہ کو میسج کر بیٹھا۔"خاموشی بہت کچھ کہتی ہے،بس سامنے والے کو سننا آنا چاہیئے۔"

اتفاقیہ طور پر زائرہ بھی آن لائن تھی۔عموماً وہ اس طرح کے میسجز پر ریپلائی نہیں کرتی لیکن اس میسج میں کچھ ایسا تھا کہ وہ جواب دینے پر مجبور ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آہستہ آہستہ سلسلہ بڑھتا گیا اور دونوں میں دوستی کا رشتہ بن گیا۔ لیکن ان دونوں کے گھر والے اس بات سے بے خبر تھے اور دونوں نے کبھی بتانے کا بھی نہیں سوچا۔ شاید اگر ماں باپ اپنی اولاد کے دوست بن جائیں تو وہ کچھ بھی کرنے سے پہلے انہیں بتا دیں اور وہ کسی غلط کام میں نہ پڑیں۔ لیکن افسوس! اکثر بچوں کے والدین کے پاس اپنی اولاد کے لیے وقت نہیں ہے۔

اب ہم حال میں واپس آتے ہیں۔

"تمہیں لگتا ہے میں نے غلط کیا؟"

"تم غلط نہیں ہو زائرہ۔ لیکن جس ماحول میں تمہاری امی پروان چڑھی ہیں، جس طرح ان کی تربیت ہوئی ہے اور جس طرح انہیں مردوں کے آگے جھکنا سکھایا گیا ہے اس حساب سے وہ تمہیں غلط ہی سمجھیں گی۔" ارحم نے نرمی سے سمجھایا۔

"لیکن وہ میری بات سمجھنے کی کوشش تو کریں۔"

"ہمارے اور ہمارے ماں باپ کے درمیان ایک بہت بڑا بیریئر (رکاوٹ/باڑ) ہے۔ جس کا نام ہے جنریشن گیپ۔ اس گیپ کی وجہ سے وہ ہمیں اور ہم انہیں سمجھنے سے قاصر ہیں۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

”تم صحیح کہہ رہے ہو لیکن ہمارے والدین کو اپنے اندر اتنی لچک تو رکھنی چاہیے کے جدید دور میں اپنی فرسودہ روایات چھوڑ کے جدید اور اعلیٰ اقدار سیکھیں یا کم از کم اس نئی نسل کی بات سننے کا حوصلہ تو رکھیں۔“

زائرہ اپنی جگہ بالکل ٹھیک تھی۔اس لیے ارحم نے اسے مزید کچھ کہنا بیکار سمجھا۔

”زائرہ! تم تیار ہو گئی؟“ دروازے کے پار سے عاصم صاحب کی آواز ابھری۔

”صرف دس منٹ!“ جواب دے کر وہ آئی لائنر لگانے لگی۔اس کام سے فارغ ہو کر وہ شیشے کے سامنے کھڑی ہو گئی۔ ہلکی گلابی میکسی اور ہم رنگ آرگنزا دوپٹہ جو سلیقے سے دونوں بازوؤں کے درمیان سے نکالا گیا تھا، سوفٹ کرل کیے بال اور ہلکا سا میک اپ جو اس کو جاذبِ نظر بنا رہا تھا۔

”آج کی زائرہ میں اور دو سال پہلے کی زائرہ میں کتنا فرق ہے!“ وہ خود کلامی کرنے لگی۔”میری شکل آج بھی وہی دو سال پرانی والی ہے، میرے بال بھی زیادہ لمبے نہیں ہوئے۔ہاں صرف کچھ انچ قد لمبا ہوا ہے لیکن فرق یہ ہے کہ پرانی زائرہ کو خود پر کانفیڈنس نہیں تھا۔اسے لگتا تھا کہ وہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بہت بری شکل وصورت کی حامل ہے۔اس لیے وہ لوگوں سے ملنے سے گھبراتی تھی کیونکہ وہ ان سکیور تھی۔ لیکن اس نئ زائرہ نے اپنی ان سکیورٹی پر قابو پالیا ہے۔میں لوگوں سے بات کرنے سے نہیں گھبراتی۔"

اپنی کارکردگی سے متاثر ہونے کے بعد اس نے بیڈ پر رکھا اپنا موبائل اٹھایا اور ہمیشہ کی طرح ایک سیلفی کلک کی۔

"سیلفی میں میرا میک اپ کتنا برا لگ رہا ہے۔ شیشے میں تو اچھا لگ رہا تھا۔" اس نے بے دلی سے کیمرہ آف کر دیا اور باہر کی جانب چل دی جہاں باقی سب تیار کھڑے تھے۔

شاید وہ آج بھی اِن سکیور تھی۔اسے خوبصورت ہونے کا سرٹیفکیٹ ایک موبائل کے کیمرے سے چاہیئے تھا۔ کتنی فضول بات لگتی ہے نہ! لیکن ہم میں سے اکثر لوگ بھی اسی چکر میں پھنسے ہوئے ہیں۔ہماری تصویر اچھی نہ آئے تو لگتا ہے ہماری شکل خوبصورت نہیں ہے۔اور پھر اُسی خراب تصویر کو بار بار دیکھ کر ہم اپنا دل جلاتے رہتے ہیں۔

وہ فنکشن میں پہنچی ہی تھی کہ اس کے موبائل پر ارحم کی کال آنے لگی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

’’کیوں فون کیا ہے؟‘‘ وہ آوازاری سے بولی۔

’’لیڈی ڈیانا کا موڈ کیوں خراب ہے؟‘‘ وہ ازلی انداز میں چھپھایا۔

"کیونکہ میری تصویر اچھی نہیں آتی!‘‘ وہ بے دلی سے گویا ہوئی۔

’’تصویر اچھی نہیں آتی یا تمہیں لگتا ہے تمہاری شکل ہی خراب ہے؟‘‘ ارحم نے اس کے دل میں پنپتے خیال کو الفاظ دیے۔

’’نہیں! وہ میں۔۔۔‘‘ زائرہ کے پاس الفاظ ختم ہو گئے۔اس کو اندازہ نہیں تھا کہ ارحم اس کی سب سے بڑی اِن سکیورٹی اس کے سامنے لا کھڑی کرے گا۔

’’تصویر اچھی نہ آنے کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ ہماری شکل خراب ہے۔اچھی تصویر کے لیے زاویہ اور روشنی کا بہت عمل دخل ہے۔ہو سکتا ہے کیمرے کا زاویہ خراب ہو یا کمرے میں روشنی کم ہو۔اس کا ہر گز یہ مطلب نہیں ہے کہ تمہاری شکل بد صورت ہے۔‘‘ وہ بہت نرمی سے سمجھا رہا تھا۔

’’مگر۔۔۔‘‘ زائرہ کو سمجھ نہیں آیا وہ کیا کہے۔ارحم واقعی سچ کہہ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کوشش کرو کے اپنی خوشی کا انحصار تصویروں پر مت کرو کیونکہ اکثر تصویریں جھوٹ بولتی ہیں۔ جو خوبصورتی انسانی آنکھ دیکھ سکتی ہے وہ کیمرے کی آنکھ کبھی نہیں دیکھ سکتی۔"

"تھینک یو!" وہ پورے دل سے مسکرا کر بولی۔

"کس لیے؟"

"میرا موڈ ٹھیک کرنے کے لیے۔ اگر تم میری زندگی میں نہ ہوتے تو شاید میں پاگل ہو جاتی۔"

اس کا لہجہ مشکور تھا۔ تھوڑی دیر پہلے منہ پر موجود بگڑتے زاویوں کی جگہ ایک گہری مسکان نے لے لی تھی۔ وہ دمک رہی تھی۔ صحیح انسان کی صحبت میں انسان چمکنے لگتا ہے اور زائرہ کے لیے وہ صحیح انسان صرف ارحم تھا۔

"اگر میں نہ ہوتا تو تمہارے لیے کوئی اور ہوتا۔ زندگی کا یہی اصول ہے۔ لوگوں کو لوگ مل ہی جاتے ہیں۔"

"تمہارے ظالمانہ تجزیے مجھے سخت ناپسند ہیں۔" بالوں کا کرل انگلی میں گھماتے ہوئے وہ خفگی سے بولی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں نے جھوٹ تو نہیں کہا۔کب ہم دونوں کے راستے ملنے سے پہلے بچھڑ جائیں، ہم نہیں جانتے۔زندگی کی یہی سچائی ہے کہ وہ کبھی کبھار بہت سفاک ہو جاتی ہے۔"ارحم کی ٹون ایک دم بدل گئی تھی۔

"پھر میری دعا ہے کہ زندگی ہمیشہ ہم دونوں پر مہربان رہے۔اگر زائرہ شیخ کو ارحم قریشی کا ساتھ ہمیشہ کے لیے نہ ملا تو وہ جی نہیں پائے گی۔"

"یار!اب اتنی ایموشنل نہ ہو۔آئی ایم سوری۔"

"تم نے دوبارہ اس طرح کی باتیں کی تو میں تم سے کبھی بات نہیں کروں گی۔"

"ابھی تو کہہ رہی تھیں کہ میرے بغیر جی نہیں پاؤ گی۔"وہ اپنے شوخ انداز میں بولا۔

"کس سے بات کر رہی ہو؟"اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتی،امی اُس کے پاس آکر پوچھنے لگیں۔

"دوست سے۔"

"فیملی فنکشن میں تو رشتے داروں کو ٹائم دے دیا کرو۔"آواز میں تنبیہ تھی۔

"جی اچھا!"وہ کال کٹ کر کے ان کے ہمراہ چل دی۔

"ماشاءاللہ! زائرہ بیٹی تو بہت بڑی ہو گئی ہے۔" ایک جاننے والی خاتون نے زائرہ کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"کیا پڑھتی ہو بیٹا؟"

"سیکنڈ ائیر میڈیکل کی سٹوڈنٹ ہے۔" زبیدہ بیگم پہلے ہی بول پڑیں۔

"میرا بیٹا بھی فائنل ائیر میڈیکل کا سٹوڈنٹ ہے۔" وہ خاتون اب اپنے بیٹے کے گُن گنوا رہی تھیں۔ زائرہ بے دلی سے جبکہ زبیدہ بیگم نہایت توجہ سے خاتون کی باتیں سن رہی تھیں۔ زائرہ سمجھ گئی تھی کہ یہ خاتون باتوں ہی باتوں میں اُس کا رشتہ اپنے بیٹے سے کرنا چاہ رہی تھیں۔

تھوڑی دیر میں ایک دراز قد لڑکا اِن سب کی طرف آتا نظر آیا۔

"میرا بیٹا ہادی آ گیا۔" تعارف پر وہ لڑکا مسکرایا۔

"بہت پیارا بچہ ہے۔" زبیدہ بیگم چہک کر بولیں۔

"تم دونوں بچے چاہو تو آپس میں بات کر لو۔" اس بات پر زائرہ نے بے یقینی سے اپنی ماں کو دیکھا۔ کہاں وہ اُس کے معاملے میں اتنا سخت رویہ رکھتی تھیں اور اب اُسے ایک انجان لڑکے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سے اکیلے بات کرنے کا کہہ رہی تھیں۔ مروت کے تقاضے وہ اُٹھ تو گئی لیکن اُس کا ارادہ خوش اخلاقی سے مکمل پرہیز کا تھا۔

''آپ کا نام؟'' پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہ دوستانہ انداز میں پوچھ رہا تھا۔

''زائرہ۔''

''اس نام کا مطلب کیا ہے؟''

''یہ سوال آپ کو میری امی سے پوچھنا چاہیئے۔ نام انہوں نے رکھا ہے تو مطلب بھی انہیں ہی معلوم ہو گا۔'' وہ مصنوعی مسکراہٹ سجائے بولی۔

''زائرہ کا مطلب ہے شہزادی۔'' وہ اب فاتحانہ مسکراہٹ سجائے زائرہ کی جانب دیکھ رہا تھا۔

''آپ سب کے ساتھ اتنا روکھا رویہ رکھتی ہیں یا میرے لیے خاص عنایت ہے؟''

''دراصل مجھے لڑکوں کو کمپنی دینے کا شوق نہیں ہے۔ خاص کر زبردستی کے کام میں روکھے طریقے سے ہی کرتی ہوں۔''

''ایک راز کی بات بتاؤں؟'' وہ خفیہ انداز میں کہہ رہا تھا۔ زائرہ نے ابرو اچکائے۔

www.novelsclubb.com

"میں آپ کو پرپوز نہیں کروں گا۔ ویسے بھی مجھے کوئی اور پسند ہے۔" اس بات پر گویا کسی نے ٹھنڈے پانی کی بالٹی زائرہ پر اُلٹ دی۔

"آپ کو کیسے ؟" وہ سخت بے یقین تھی۔

"مجھے معلوم ہے میری امی نے پہلے آپ کا سارا باؤڈیٹا پوچھا ہوگا۔ یقیناً آپ میڈیکل کی سٹوڈنٹ ہیں۔ اِس لیے انہوں نے آپ کو مجھ سے بات کرنے کی اجازت دی ہے۔" وہ ایسے بتا رہا تھا جیسے روز کا معمول ہو۔ اس بات پر وہ ہنس دی۔

"کہیں میں خواب تو نہیں دیکھ رہا؟ پچھلے دس منٹ میں آپ پہلی بار ہنسی ہیں۔"

"میں تو آپ کے انداز پر ہنس رہی تھی۔"

"مجھے تو اِس سب کی عادت ہے۔ وہ تو شکر ہے کہ آپ کو مجھ میں انٹرسٹ نہیں ہے۔ ورنہ کافی لڑکیوں سے تو میں بڑی مشکل سے جان چھڑواتا ہوں۔" زائرہ اب بے اختیار ہنستی جا رہی تھی۔ کیونکہ ہادی اُس میں انٹرسٹڈ نہیں تھا اِس لیے فکر کی کوئی بات نہیں تھی۔ دور بیٹھی دونوں خواتین اپنے بچوں کو ایسے ہنستا دیکھ کر سمجھ رہی تھیں کہ بات بن گئی۔

"ساری بات میں ہی کروں گا؟" ہادی اپنے ہونٹوں پر مسکراہٹ سجائے پوچھ رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں کیا بتاؤں آپ کو؟"

"کچھ بھی۔ کوئی لطیفہ۔ کوئی کہانی۔"

"بہت شکریہ! مجھے اِن سیکیور محسوس نہ کروانے کے لیے۔ میں نے بہت سے مرد دیکھے ہیں جن کے سامنے میں شدید اَن کمفرٹیبل ہو جاتی ہوں۔ لیکن آپ نے مجھے یقین دلایا ہے کہ اچھے لڑکے بھی ہوتے ہیں۔" وہ خلوص سے بول رہی تھی۔

"یہ لطیفہ ہے؟" وہ ہنس دیا تھا۔

نیم اندھیر کمرے میں اُس کا چہرہ موبائل سکرین کی روشنی سے منور تھا۔ انگلیاں کھٹا کھٹ ٹائپ کر رہی تھیں۔ لب مسلسل مسکراہٹ میں ڈھلے ہوئے تھے۔ خمر ہی خمر تھا۔ سکون ہی سکون تھا۔

"تم جانتی ہو عورت کی سب سے بڑی بیوقوفی کیا ہوتی ہے؟" ارحم نے اُس کی ہادی سے ملاقات کی روداد سننے کے بعد میسج کیا تھا۔

"کیا؟" فوراً ریپلائی کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہی کہ وہ مرد پر بہت جلدی بھروسہ کر لیتی ہے۔"

"تم مجھے دبے لفظوں میں بیوقوف کہہ رہے ہو؟"

"میں سب عورتوں کو بیوقوف کہہ رہا ہوں۔" جھٹ جواب آیا۔

"ارحم۔ تم صاف صاف بتاؤ کیا کہنا چاہتے ہو۔"

"تمہیں واقعی لگتا ہے کہ ہادی صاحب کسی کے ساتھ کمیٹڈ ہیں؟"

"آف کارس! اُس نے مجھے خود بتایا ہے۔"

"ہم لڑکے ایسے ہی ہوتے ہیں زائرہ۔ لڑکیوں کو کمفرٹیبل کرنے کے لیے کوئی بھی کہانی قصہ سنا سکتے ہیں۔ اور ایک بار لڑکی ہم سے فرینک ہو جائے تو ہم ہر ممکن کوشش کرتے ہیں اُس کے قریب جانے کی۔" ایک ٹیکسٹ میسج میں وہ اُسے بہت تلخ حقیقت سمجھا رہا تھا۔

"ہر لڑکا برا نہیں ہوتا۔ تم اپنی مثال دیکھ لو۔" وہ بھی زائرہ تھی۔ ارحم کے سامنے ویسے ہی اُس کے دماغ کے گھوڑے بہت تیز دوڑتے تھے۔

"تمہیں کیا پتا میری نیت کیا ہے۔ کیا پتا میری بھی نیت خراب ہو۔ پھر؟ کیا کرو گی؟"

"جب تمہاری نیت خراب ہی نہیں تو میں کیوں کچھ کروں۔" ساتھ ایک ہنستا ہوا ایموجی۔

''دیکھو زائرہ! لڑکیوں کو اپنے ارد گرد موجود ہر مرد کے بارے میں محتاط رہنا چاہیئے۔ پھر چاہے وہ آپ کا کلاس فیلو ہو، کالیگ ہو، دوست ہو یا منگیتر ہو۔ مرد، مرد ہی ہوتا ہے۔اُس کے لیے عورت کو manipulate کرنا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔''

''ارحم قریشی وہ پہلا مرد ہو گا جو خود ہی مردوں سے بد ظن ہے۔''

''میں تمہیں حقیقت بتا رہا ہوں۔''

''تم فکر نہ کرو۔ میں اتنی بیو قوف نہیں ہوں کہ کسی مرد کے ہاتھوں استعمال ہو جاؤں۔ ویسے بھی ہادی سے میں نے اب دوبارہ نہیں ملنا۔ وہ تو اتفاقیہ طور پر شادی پر مل گیا تھا۔''

''میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ تم خود سمجھدار ہو۔'' میسج کرنے کے بعد وہ آف لائن ہو گیا تھا۔ زائرہ کو لگا وہ اُس سے ناراض ہو گیا ہے۔ مگر اس وقت ارحم کو منانا کوا چھی آپشن نہیں تھی۔ اس لیے وہ موبائل آف کر کے سونے کے لیے لیٹ گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ٹھیک ایک ہفتے بعد ہادی صاحب اُس کے گھر رشتہ لے کر موجود تھے۔زائرہ کی حالت اس وقت کاٹو تو بدن میں لہو نہیں کے مصداق تھی۔امی اُسے تیار ہونے کا کہہ گئی تھیں اُور وہ صوفے پر بیٹھی مسلسل اپنی انگلیاں چٹخا رہی تھی۔

”کوئی لڑکا اتنا جھوٹا مکار کیسے ہو سکتا ہے۔“اُسے ہادی پر شدید غصہ آیا۔کیسے اُس دن وہ اُسے اپنی پسندیدہ لڑکی کے بارے میں بتا رہا تھا۔اوراب بے شرموں کی طرح زائرہ کے گھر رشتہ لے آیا تھا۔

کسی جلے پیر کی بلی کی طرح کمرے کے چکر کاٹتے ہوئے اُسے رہ رہ کر خود پر غصہ آیا۔کاش وہ ارحم کی بات سمجھ لیتی۔کاش۔مگر زائرہ کو تو ونڈر وومن بننے کا شوق چڑھا ہوا تھا۔جسے دنیا کے مرد کبھی پاگل نہیں بنا سکتے۔بے چین ہو کر اُس نے موبائل پر واٹس ایپ آن کیا۔سینڈ کیے گئے میسجز ابھی تک سین نہیں ہوئے تھے۔ارحم ابھی تک اُس پر غصہ تھا۔

”اُف ارحم۔اُف۔“وہ بے بسی سے بولی۔

”تم یہی سب ڈیزرو کرتی ہو زائرہ۔تم اسی خواری کے قابل ہو۔“دل میں خود کو ذلیل کرنے کے بعد وہ الماری سے ایک تھری پیس سوٹ نکال کر باتھروم کی جانب چل دی۔اس وقت

www.novelsclubb.com

سب سے ضروری کام اِن مہمانوں سے نبٹنا تھا۔ لیونڈر کلر کے سوٹ پر سلیقے سے دوپٹہ گلے میں ڈالے، سلور ہیلز پہنے اور بالوں کی اونچی پونی بنائے وہ لاؤنج میں داخل ہوئے۔

"السلام علیکم!" باآوازِ بلند کہتے ہوئے وہ سنگل صوفے پر جا بیٹھی۔ دل تو کر رہا تھا اپنی ہیلز سے سامنے بیٹھے ہادی کا سر توڑ دے۔ مگر اخلاقیات بھی کسی چڑیا کا نام تھا۔ جبراً مسکراتے ہوئے وہ سب کے سوالوں کے جواب دے رہی تھی۔ امی نے چائے کے کپوں کی ٹرے اُس کے سامنے میز پر رکھی تو وہ سب کو کپ پکڑانے لگی۔

"ویسے آنٹی جی!" لہجے کو سرسری بنایا۔ "ہادی بتا رہے تھے کہ اِن کو اپنی یونیورسٹی میں کوئی لڑکی پسند ہے۔ اور ان کا اُس سے شادی کا ارادہ بھی ہے۔" چائے پیتے ہادی کو اچھو لگا اور آنٹی کے چہرے کی رونق اُتر گئی۔ البتہ زبیدہ بیگم کی آنکھیں خونخوار ہو رہی تھیں۔

"زائرہ کو مذاق کرنے کی عادت ہے۔" ہادی کی پیٹھ تھپکتے ہوئے انہوں نے نرمی سے اپنی بیٹی کی حرکت کو سنبھالنے کی کوشش کی۔ "آپ چائے پیئیں۔ عاصم صاحب بھی بس آتے ہی ہوں گے۔"

"میں مذاق نہیں کر رہی۔ چاہیں تو اِن سے پوچھ لیں۔" انگلی سے ہادی کی جانب اشارہ کیا۔ اسی دوران عاصم بھی لاؤنج میں تشریف لے آئے۔ زبیدہ بیگم نے موقع غنیمت جانتے ہوئے

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مہمانوں کا دماغ اپنے شوہر کی جانب کروا دیا۔ البتہ زائرہ عجیب انداز میں مسکراتی جا رہی تھی۔

چند گھڑیاں سکون کی گزرنے کے بعد آنٹی نے پرس سے ہزار کے چند نوٹ نکالے اور پوچھا

"اجازت ہے بہن؟"

"جی ضرور۔" زبیدہ بیگم کھلے دل سے مسکرائیں۔

"سوری آنٹی۔ میں آپ کے بیٹے سے شادی نہیں کر سکتی۔" وہ بیچ میں ہی بول اٹھی۔ "آپ کے بیٹے نے شادی کی تقریب میں خود مجھے بتایا تھا کہ وہ کسی اور کو پسند کرتا ہے۔ لیکن آج میرے گھر میرے لیے رشتہ لے آیا۔ میں ایک جھوٹے اور دوغلے آدمی سے ہرگز شادی نہیں کر سکتی۔"

لہجہ قطعی تھا۔ عاصم صاحب نے زبیدہ بیگم کا ہاتھ تھام کر انہیں بیٹی پر جھپٹنے سے روکا۔

"بیٹا یونیورسٹی میں لڑکے لڑکیاں ایک دوسرے کو پسند کر لیتے ہیں۔ اتنی بڑی بات نہیں ہے۔"

"اگر میں بھی اپنی یونیورسٹی میں کسی کو پسند کرتی تو کیا پھر بھی آپ کہتیں کہ کوئی بات نہیں؟ کیا آپ کے بیٹے کی طرح مجھے بھی مارجن مل جاتا؟ کیا گارنٹی ہے کہ آپ مجھ پر بدکردار ہونے کا لیبل چپکا کر اسی وقت رشتہ توڑ کر نہ چلی جاتیں؟" وہ انتہائی ٹھنڈے لہجے میں سوال کر رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بہن میں معذرت خواہ ہوں۔ لیکن ہم یہ رشتہ نہیں کر سکتے۔آپ کو جو بھی تکلیف اٹھانی پڑی اُس کے لیے بھی معذرت۔" عاصم صاحب نے بات کو سمیٹا۔

مہمان جا چکے تھے۔زائرہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں باہم پیوست کے، لب سیئے صوفے پر بیٹھی تھی۔زبیدہ بیگم اپنا سر پکڑے چیخ رہی تھیں۔ جبکہ عاصم صاحب خاموشی سے بیٹھے سب تماشہ دیکھ رہے تھے۔

"کسی اور کو پسند کرتی ہو نہ؟" وہ اُس کے کندھے جھنجھوڑتے ہوئے چلائیں۔اُس نے بے اختیار سر ہاں میں ہلا دیا۔

پہلا تھپڑ۔دوسرا تھپڑ۔تیسرا۔۔۔۔وہ اُس کے چہرے پر مسلسل تھپڑ مارے جا رہی تھیں۔زائرہ نے انہیں روکنے کی یا رونے کی ہرگز کوشش نہیں کی۔عاصم صاحب اپنی بیگم کو قابو کرنے کے چکر میں نڈھال ہو رہے تھے پر وہ نہیں رُک رہی تھیں۔ گویا آج اپنی بیٹی کو ختم کرنا چاہتی ہوں۔

"بے شرم۔بے حیا۔بغیرت لڑکی۔" ہاتھ درد کرنے لگا تو وہ چلانے لگیں۔

"ماں باپ کی پیٹھ پیچھے منہ کالا کرتے شرم نہیں آئی! ہماری آنکھوں میں دھول جھونک کر لڑکوں سے یاری دوستی کرتی رہی۔" الفاظ کیا تھے۔زہریلے نشتر تھے۔جو زائرہ کو سیدھا اپنے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سینے میں پیوست ہوتے محسوس ہوئے۔قطرہ قطرہ زہر اُس کے دل میں گُھل رہا تھا۔تکلیف کی شدت بڑھنے لگی۔

"کسی لڑکے کو پسند کرنے سے پہلے تجھے موت نہ آئی۔"

"بس امی۔اب ایک اور لفظ نہیں۔" وہ اُٹھ کھڑی ہوئی۔

"کسی کو پسند کرنا گناہ نہیں ہوتا۔اور نہ ہی میں نے کوئی گناہ کیا ہے۔" لہجہ ٹھنڈا برف تھا۔

"زائرہ تمہیں کیا ضرورت تھی کسی لڑکے میں انوالو ہونے کی۔کیا نہیں دیا ہم نے تمہیں؟ گھر۔ کپڑے۔جوتے۔موبائل۔ہر چیز دی تمہیں۔اور تم نے یہ صلہ دیا۔" عاصم صاحب کے لہجے میں بے بسی تھی۔ لیکن بیوی کے برعکس وہ پرسکون طریقے سے بات کر رہے تھے۔جوان اولاد کے مسئلے مارنے پیٹنے یا چیخنے چلانے سے حل نہیں ہوتے۔یہ بات اُنہیں سمجھ آچکی تھی۔

"یہی تو مسئلہ ہے ابو۔آپ نے مجھے ہر مادی شے دی۔ لیکن نہیں دیا تو وہ مان، محبت اور دوستی جس کی مجھے ضرورت تھی۔اگر آپ اور امی میرے دوست بن جاتے تو مجھے باہر سے سہارے نہ ڈھونڈنے پڑتے۔جب انسان کو گھر میں محبت اور عزت نہ ملے تو وہ میری طرح گھر کے باہر ہی منہ مارتا ہے۔اور پھر مجھ جیسے ترسے ہوئے انسان کو جہاں سے بھی تھوڑی سی بھی محبت یا عزت

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ملتی ہے وہ اُسی جگہ کا ہو کر رہ جاتا ہے۔" آنسو آنکھوں کی حدود سے باہر بہنے لگے تھے۔ دونوں میاں بیوی اپنی جگہ ساکت رہ گئے۔ اُن کی بیٹی جو آئینہ انہیں دِکھا رہی تھی وہ تو شاید انہوں نے کبھی دیکھنے کا سوچا بھی نہیں تھا۔

"آپ جانتے ہیں اُس لڑکے میں کیا ایسی بات ہے کہ میں اُسے پسند کرتی ہوں۔" ایک نظر اپنے ماں باپ پر ڈالی۔ "وہ امی کی طرح میرے سوالوں کے جواب میں مجھے جھڑکتا نہیں ہے۔ وہ آپ کی طرح مجھے اگنور نہیں کرتا۔ وہ میرے بھائی کی طرح مجھے لڑکی ہونے کی وجہ سے حقیر نہیں سمجھتا۔ وہ مجھے وقت دیتا ہے۔ مجھے سنتا ہے۔ میری غلطیوں پر مجھے سمجھاتا ہے۔ وہ مجھ پر وہی مان، محبت، عزت اور دوستی کے جذبات لُٹاتا ہے جو شاید میرے گھر والوں کو مجھ پر لُٹانے چاہیئے تھے۔"

www.novelsclubb.com

"یہ باہر کے مرد بھیڑیے ہوتے ہیں۔ میٹھی میٹھی باتیں کر کے عورت کی عزت سے کھیلتے ہیں۔" زبیدہ بیگم اونچی آواز میں بولیں۔

"باہر کے مرد شاید آپ کی عزتوں سے کھیلتے ہیں لیکن کوئی یہ کیوں نہیں بتاتا کہ آپ کے اپنے گھر کے مرد بھی آپ کے جذباتوں سے کھیلتے ہیں۔" وہ چلائی تھی۔ "ہارون نے ہمیشہ مجھے حقیر چیز سمجھا۔ کبھی مجھے بہن ہونے کی عزت نہیں دی۔ ابو آپ نے کبھی مجھ سے پوچھا بیٹا کیسی ہو۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یونیورسٹی کیسی جارہی ہے۔ کوئی مسئلہ تو نہیں ہے۔ کبھی نہیں۔ میرے گھر کے مردوں کے پاس میرے لیے کبھی وقت تھا ہی نہیں۔ جو تعریف میں اپنے باپ بھائی سے سننا چاہتی تھی وہ تعریف مجھے کبھی ملی ہی نہیں۔ بھائی تو بہنوں کے دوست ہوتے ہیں نہ۔ لیکن میرا بھائی تو میرا حاکم بنا رہتا ہے اور امی ہمیشہ اُسے سپورٹ کرتی ہیں۔" ناچاہتے ہوئے بھی آواز کمزور پڑنے لگی۔ وہ اب دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی اپنے باپ کی جانب گئی۔

"لیکن میرا خدا گواہ ہے۔ میں نے اُس لڑکے سے صرف بات کی ہے۔ یا ایک دو دفعہ وہ میرے یونیورسٹی کے کیفے آیا تھا۔ اس کے علاوہ ہمارے درمیان کبھی کچھ نہیں ہوا۔ نہ میں نے کبھی حد پار کی۔ نہ اُس نے۔ میں نے کوئی ایسی غلط حرکت نہیں کی کہ آپ مجھے بدکردار سمجھیں۔"

"میں جانتا ہوں۔ میری بیٹی کبھی کوئی غلط کام نہیں کر سکتی۔" عاصم صاحب کا لہجہ نرم اور چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔

"اگر مجھے یہ سہارا ہوتا کہ میں اپنے ماں باپ کو بغیر جھجھکے کچھ بھی بتا سکتی ہوں تو خدا کی قسم میں کبھی ارحم سے بات نہ کرتی۔ میں آپ لوگوں کے پاس آتی۔ اپنے دکھ اور سکھ لے کر۔ جب آپ لوگ سب سُن لیتے تو کسی تیسرے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ میں نے یہ سب جان بوجھ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کر نہیں کیا۔میں ترس گئی تھی۔ محبت کے لیے۔ کسی کے وقت کے لیے۔ کسی کی توجہ کے لیے۔ اور ارحم نے مجھے وہ سب دیا۔"

ماں باپ کے ہاتھ پکڑ کے انہیں پاس والے صوفے پر بٹھایا اور خود فرش پر اُن کے قدموں میں بیٹھ گئی۔اپنے دونوں ہاتھوں میں اُن کے ہاتھ مضبوطی سے تھام لیے۔

"میں آپ دونوں کی خاطر ارحم سے بات کرنا چھوڑ سکتی ہوں۔وہ مجھے میرے گھر والوں سے زیادہ عزیز نہیں ہے۔ لیکن کیا آپ وعدہ کرتے ہیں کہ میرے حصے کا مان، محبت اور عزت مجھے ملے گی۔مجھے دوبارہ ان چیزوں کے لیے بھٹکنا نہیں پڑے گا۔"

"تمہیں سب ملے گا زائرہ۔ تم میری بہت پیاری بیٹی ہو۔"عاصم صاحب نے نرمی سے اُس کا ماتھا چوم لیا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے معاف کردو زائرہ۔میں نے تمہارے ساتھ بہت زیادتی کی۔ایک عورت ہو کر میں کیسے ایک عورت کا درد نظر انداز کر گئی۔مجھے معاف کر دو۔میں تمہاری دوست نہیں بن سکی۔"وہ اُس کے ہاتھوں پر سر رکھ کر پھوٹ پھوٹ کے رو دیں۔

عاصم صاحب ٹوسٹ پر مکھن لگا کر زائرہ کی پلیٹ میں رکھ رہے تھے۔ زبیدہ بیگم کچن میں کھڑی چائے بنا رہی تھیں۔ جبکہ ہارون اتوار کے دن کی وجہ سے ابھی تک سو رہا تھا۔

"ایک بات کہوں بیٹا۔" باپ کی آواز پر اُس نے اُن کی آنکھوں میں دیکھا۔

"کیا کبھی تم نے نشہ کرنے کا سوچا ہے؟"

"ابو یہ کیسا سوال ہے؟" وہ جز بز ہوئی۔

"بتاؤ تو۔" وہ دھیمے سے مسکرائے۔ زبیدہ بیگم بھی ان کی باتیں سن کر کچن کی کھڑکی کے قریب آ کھڑی ہوئیں۔

"نہیں۔ نشہ کرنا تو حرام ہے۔ ہمارا مذہب بھی نشے کے ممانعت کرتا ہے۔" اپنی سمجھ سے حساب سے بہترین جواب دیا۔

"بالکل ٹھیک۔ نشہ حرام ہے۔ کیا تمہیں معلوم ہے نشہ کیا ہوتا ہے؟" مزید ایک ٹوسٹ اُس کی پلیٹ میں رکھا۔ زبیدہ بیگم بھی چائے کی ٹرے تھامے ڈائننگ ٹیبل پر آ گئیں۔

"نشہ وہ ہوتا ہے جو انسان کو ہوش سے بیگانہ کر دیتا ہے۔ جیسے شراب اور ڈرگز۔"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ایک نشہ اِن سب سے طاقتور ہوتا ہے۔اس قدر طاقتور کہ لوگ اُس کے خمار سے کبھی باہر نہیں آنا چاہتے۔وہ ہے رات کے پہر نامحرم سے بات کرنے کا نشہ۔جیسے جیسے رات گہری ہوتی جاتی ہے نشے کا اثر بڑھنے لگتا ہے۔انسان مدہوش ہونے لگتا ہے۔پھر آہستہ آہستہ یہ نشہ انسان کی زندگی پر اثر کرنے لگتا ہے۔اُس کی نمازیں قضا ہونے لگتی ہیں۔قرآن سمجھ نہیں آتا۔دنیا کی رنگینیوں میں دل لگنے لگتا ہے۔نمازیں مکمل چھوٹ جاتی ہیں۔لیکن فکر ہوتی ہے تو صرف اُس ایک شخص کی۔کہیں وہ ہم سے روٹھ نہ جائے۔کہیں وہ ہم سے دور نہ ہو جائے۔آہستہ آہستہ وہ شخص نشہ بننے لگتا ہے۔جتنا نشہ ملتا جاتا ہے۔انسان اُتنا بے حیا ہوتا جاتا ہے۔"

وہ نرمی سے بتا رہے تھے لیکن زائرہ کسی برف کے مجسمے کی مانند ساکت ہو گئی تھی۔اپنی جائز خواہشات کے حصول کے لیے اُس نے جو راستہ چُنا تھا وہ حرام تھا۔لیکن اُس نے کبھی سوچا ہی نہیں۔ ارحم واقعی اُس کا نشہ بننے لگا تھا۔

"میرا مقصد ہرگز بھی تمہاری دل آزاری نہیں ہے۔لیکن میں چاہتا ہوں کہ میرے بیٹی جو دنیاوی کاموں میں اتنی آگے ہے وہ کہیں دین کے معاملے میں پیچھے نہ رہ جائے۔میرا مقصد صرف تمہیں سیدھی راہ دکھانا ہے۔جو تمہارا دل مانے وہی کرنا۔میں اور تمہاری امی ہر فیصلے میں تمہارے ساتھ کھڑے ہیں۔" وہ اُس کا گال تھپک کر آفس کے لیے نکل گئے۔

www.novelsclubb.com
WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مجھے یقین ہے میری بیٹی بالکل صحیح فیصلہ کرے گی۔" زبیدہ بیگم بھی اُٹھ کھڑی ہوئیں۔ یہ فیصلہ اُن کی بیٹی کا تھا۔ اس لیے وہ اِس میں مداخلت نہیں کرنا چاہتی تھیں۔

ٹھنڈے پڑتے ہاتھوں سے اُس نے موبائل آن کیا۔ واٹس ایپ پر پہلی ہی چیٹ پر ارحم قریشی کا نام جگمگا رہا تھا۔ چیٹ کھول لی گئی۔ ارحم کی طرف سے بھیجے گئے نئے میسجز پر ایک غلط نگاہ ڈالے بغیر وہ اپنا میسج ٹائپ کرنے لگی۔

"تم صحیح کہتے تھے۔ کب ہمارے راستے ملنے سے پہلے بچھڑ جائیں ہم نہیں جانتے۔ لیکن میں اتنا ضرور جانتی ہوں کہ اب ہم اس سفر میں مزید اکٹھے نہیں چل سکتے۔ یہ سب غلط تھا۔ بہت غلط۔ مجھے تم سے اس طرح بات نہیں کرنی چاہئیے تھی۔ جب میرے اللہ نے ہی مرد اور عورت کو دوست نہیں بنایا تو میں کون ہوتی ہوں نئی حدود قائم کرنے والی۔ جو ہوا غلط ہوا۔ لیکن اب یہ سب مزید نہیں ہو گا۔ بائے ارحم قریشی۔" میسج سینڈ ہو گیا تھا۔

"اتنی جلدی چھوڑ رہی ہو؟" جواب فوراً آیا تھا۔

"ہاں۔ کیونکہ میں سمجھ گئی ہوں۔ شراب جتنی بھی مزیدار کیوں نہ ہو، ہوتی حرام ہی ہے۔"

"خدا حافظ۔" جواب آگیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

زائرہ نے چیٹ کے اوپر والے آئیکون پر کلک کیا۔بلاک کی آپشن سامنے تھے۔ایک مسکراہٹ کے ساتھ وہ اُسے بلاک کر گئی۔یہ سب تکلیف دہ تھا۔مگر ضروری تھا۔نشے سے بچنے کے لے پہلا قدم ہوتا ہے خود کو نشے کی پہنچ سے دور کرنا۔پہلا قدم وہ اُٹھا چکی تھی۔

ختم شد

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB